اثر صہبائی

خمخانۂ حیات

جنّت بکف ہوں، دامنِ صحرا نہیں ہوں میں
صبحِ بہار ہوں شبِ یلدا نہیں ہوں میں !

میری حیات خونِ تمنّا سے لالہ رنگ
شاداں ہوں نوحہ خوانِ تمنا نہیں ہوں میں

خمخانۂ حیات ہوں بحرِ نشاط ہوں
منّت گزارِ خضر و مسیحا نہیں ہوں میں

اپنے ہی دل کی سیر سے فرصت نہیں مجھے
مشتاقِ سیرِ وادیِ سینا نہیں ہوں میں

ٹکرا کے مجھ سے سنگِ حوادث ہیں پاش پاش
ہوں کوہسار، ساغر و مینا نہیں ہوں میں

تو ساتھ ہے تو دونوں جہاں میرے ساتھ ہیں
میدانِ کارزار میں تنہا نہیں ہوں میں

میرے حضور لرزہ براندام اہرمن
شیرِ خدا ہوں میں سگِ دنیا نہیں ہوں میں

سر پر ازل کا تاج، تہِ پا ابد کا تخت
مردِ خدا ہوں قیصر و کسریٰ نہیں ہوں میں

صہبائی ایک عالمِ مستی ہے رات دن
ممنونِ بربط و خُمِ صہبا نہیں ہوں میں !